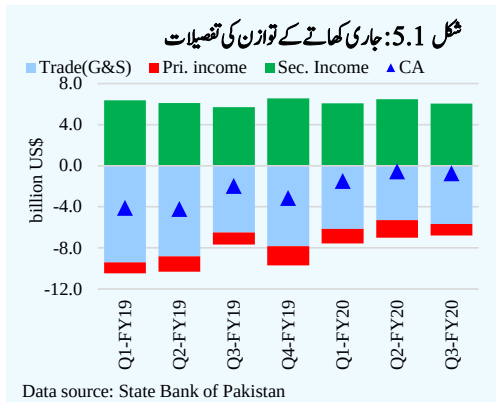


5 بیرونی شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے کی بہتری میں مزید پختگی آئی، جو بنیادی طور پر درآمدات میں کمی کی مرہون منت ہے۔ استحکام کی پالیسیوں کے باعث غیر توانائی درآمدات پہلے ہی دھیمی ہوجکی تھیں تاہم تیسری سہ ماہی میں کووڈ 19 کی وجہ سے تیل کی پست عالمی قیمتوں اور پست ملکی طلب کے سبب توانائی کی درآمدات میں بھی خاصی کمی واقع ہوئی۔ اس عرصے میں ملکی برآمدات کا حجم خاصا زیادہ ہونے کے باوجود کمزور تجارتی روابط کے باعث برآمدی مالیتوں میں کمی دیکھی گئی۔ تاہم پست تجارتی خسارے کے ساتھ کارکنوں کی ترسیلات زر (علی الخصوص امریکہ اور خلیج تعاون تنظیم کے ممالک سے) میں معقول اضافے اور خدمات کے خسارے میں کمی کی وجہ سے جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں تجارتی خسارہ کم ہو کر گذشتہ برس کے تقابل میں ایک چوتھائی رہ گیا۔ چنانچہ، جاری کھاتے کے خسارے کے ہمراہ کثیر القومی ذرائع سے بڑی رقوم کے حصول کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کی رقوم میں بہتری آنے کی وجہ سے آخر فروری 2020ء میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 12.8 ارب ڈالر ہو گئے جو 24 ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ اس قدرے مستحکم صورت حال کی بدولت کووڈ 19 کے باعث جنم لینے والے چیلنجوں اور بیرونی شعبے کے تجدیدی دباؤ پر قابو پانے میں مدد ملی۔ مارچ 2020ء میں کووڈ 19 کے سبب جنم لینے والی غیر یقینی صورت حال عالمی مالی منڈیوں میں سرایت کر گئی اور بیرونی سرمایہ کاروں نے مقامی قرضوں پر مبنی تمسکات فروخت کرنے شروع کر دیے۔ جس کے نتیجے میں اُس ماہ روپے کی قدر 7.5 فیصد گھٹ گئی اور بڑی بیرونی سرکاری ادائیگیوں کے سبب اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.9 ارب ڈالر کی تخفیف ہوئی۔ پاکستان میں ہونے والی دونوں طرح کی یہ کمی بہت سے ابھرتے ہوئے ملکوں سے پست رہی ہے جس سے اس کی بہتر مبادیات اور کووڈ 19 کے تناظر میں محتاط پالیسی ردعمل کی عکاسی ہوتی ہے۔



5.1 جاری کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں جاری کھاتے کا خسارہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کی سطح 7.5 ارب ڈالر سے کم ہو کر 2.8 ارب ڈالر رہ گیا (جدول 5.1)۔ اس نتیجے کی بڑی وجہ درآمدی ادائیگیوں میں کمی تھی، کیونکہ برآمدی وصولیاں گذشتہ برس کی سطح پر رہیں اور ترسیلات زر میں معقول اضافہ ہوا۔ تاہم نفع کی

پہلے سے زیادہ واپسی اور سودی ادائیگیوں کے باعث بنیادی آمدنی سے رقوم کا انخلا ہوا، جس نے جاری کھاتے پر کچھ دباؤ ڈالا (شکل 5.1)۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر 6.0 فیصد کے سال بسال اضافے سے بڑھ کر 17.0 ارب ڈالر ہو گئیں۔ یہ شرح نمو گزشتہ برس کے اسی عرصے کی 8.3 فیصد نمو سے قدرے کم ہے۔

اس برس کارکنوں کی ترسیلات میں ہونے والا اضافہ وسیع البیناد تھا۔ بالخصوص، امریکہ اور خلیج تعاون تنظیم کے ممالک سے موصولہ رقوم میں گزشتہ برس کی بہ نسبت 400 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ خلیج تعاون تنظیم کے ممالک متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے موصولہ رقوم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا، جس کی وجہ ماضی قریب میں کم مہارت کے حامل افراد کی ان ممالک میں روانگی بڑھنا تھی، جو زیادہ تر انفراسٹرکچر منصوبوں پر کام کرنے گئے تھے۔¹ امریکہ سے آنے والی ترسیلات زر میں نمو، وہاں لیبر مارکیٹ کی سختی اور اجرتوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔²

بالخصوص تیسری سہ ماہی میں ترسیلات زر میں 11.6 فیصد کی زبردست نمو ہوئی (شکل 5.2)۔³ یہ نمو گزشتہ برس اسی عرصے میں ہونے والی محض 2.0 فیصد نمو کے بالکل برعکس تھی (جدول 5.2)۔ خاص طور پر مارچ 2020ء میں ترسیلات زر 9.3 فیصد بڑھیں، ہو سکتا ہے کہ کووڈ 19 کے حوالے سے پائی جانے والی غیر یقینی صورت حال کچھ زیادہ رقوم کی ترسیل کا سبب بنی ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کووڈ 19 اثرات ترسیلات زر پر پڑنے ابھی باقی ہیں، کیونکہ متعدد میزبان ممالک کو لاک ڈاؤن کا سامنا ہے اور آخر مارچ 2020ء میں اس وبا کے مصدقہ کیسز بڑھ جانے کے بعد غیر ملکی کارکنوں کی ملازمتیں ختم ہونے کے باعث صورت حال بدتر ہو سکتی ہے۔

تاہم جب سے کووڈ 19 کی وبا نے سراٹھایا ہے، تب سے عالمی معاشی سرگرمیوں میں سُست روی اور منڈی کے احساسات مجروح ہونے کی وجہ سے عالمی کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے، جس سے تیل برآمد کرنے والی ملکوں کی معیشتوں، خاص طور پر خلیج تعاون تنظیم کے ملکوں، کو دہرا دھچکا لگا ہے۔ نتیجتاً، خلیجی ممالک میں ملازمتیں ختم ہونے کے اثرات مستقبل میں پاکستان کی ترسیلات زر پر بھی نمودار

¹ پورٹفولیو انویسٹمنٹ اینڈ اوورسیز امپلائمنٹ کے مطابق 2019ء کے دوران رجسٹر ہونے والے کارکنوں میں سے لگ بھگ 70 فیصد مزدور اور ڈرائیور تھے۔ مزید برآں، 2019ء کے دوران مجموعی طور پر بیرون ملک منتقل ہونے والے 87 فیصد کارکن متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب گئے۔

² تیسری سہ ماہی کے دوران امریکہ میں شرح بے روزگاری کم ہو کر 3.8 فیصد رہ گئی، جس سے اجرتی آمدن بلند ہوئی۔

³ جولائی سے دسمبر کی نمو 3.4 فیصد تھی اس کی نسبت تیسری سہ ماہی میں اضافے کے باعث مجموعی نمو بڑھ کر 6 فیصد ہو گئی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

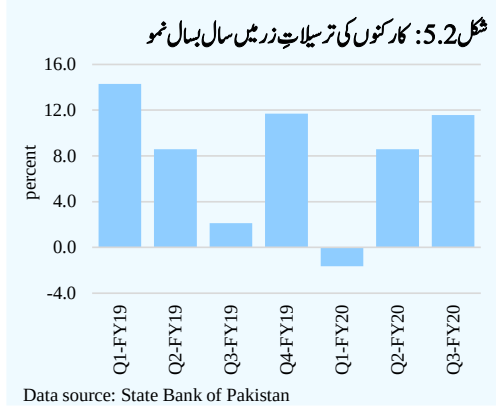
جدول 5.1: پاکستان کا توازن ادائیگی						ارب ڈالر میں
جولائی تا مارچ			سہ ماہ			
مطلق تبدیلی	م س 20ء	م س 19ء	مطلق تبدیلی	م س 20ء	م س 19ء	
7.5	-2.8	-10.3	1.2	-0.7	-2.0	جاری کھاتے کا خسارہ
6.6	-14.7	-21.3	0.7	-4.9	-5.6	تجارتی توازن
0.2	18.3	18.1	-0.3	5.9	6.2	برآمدات
-6.4	32.9	39.3	-1.0	10.8	11.8	درآمدات
-3.1	7.7	10.8	-0.4	2.4	2.8	توانائی
-3.3	25.2	28.5	-0.6	8.4	9.1	غیر توانائی
1.0	-2.4	-3.5	0.1	-0.8	-0.9	خدمات کا توازن
-0.5	-4.3	-3.7	0.1	-1.1	-1.2	بنیادی آمدن کا توازن
0.6	2.3	1.7	0.2	0.8	0.6	سودی ادائیگیاں
0.0	1.0	1.0	-0.1	0.2	0.3	منافع کی واپسی
0.4	18.6	18.2	0.4	6.1	5.7	ثانوی آمدن کا توازن
1.0	17.0	16.0	0.6	5.6	5.0	کارکنوں کی ترسیلات زر
0.1	0.2	0.2	0.0	0.0	0.0	سرمایہ جاتی کھاتے کا توازن
5.4	-5.9	-11.4	5.0	-0.3	-5.4	مالی کھاتے کا توازن
1.2	2.1	0.9	0.4	0.8	0.4	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری
0.6	0.2	-0.4	-0.3	-0.2	0.0	پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری
7.2	-3.5	-10.7	5.2	0.2	-5.0	دیگر سرمایہ کاری
-7.0	3.6	10.6	-5.6	-0.2	5.3	واجبات کا خالص بوجھ
-0.3	3.7	4.0	-2.7	-0.5	2.2	بالعموم سرکاری
-0.5	0.5	1.1	0.1	0.1	0.0	نجی شعبہ (ماسوائے بینک)
-0.7	-0.2	0.6	0.1	0.1	0.1	بینک
0.4	10.8	10.5				اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر (اختتامی - مدت)
-0.3	17.1	17.4				زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر (اختتامی - مدت)
-	-4.0	-13.7	-	-7.1	-1.4	روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) بمقابلہ ڈالر فیصد میں
						ناعبوری
						اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

ہو سکتے ہیں، کیونکہ خلیج تعاون تنظیم کے ممالک پاکستان کے لیے ترسیلات زر کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔

5.2 مالی کھاتہ

اگرچہ جاری کھاتے میں بہتری سے ملک کی بیرونی ماکاری ضروریات میں کمی واقع ہوئی، تاہم مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں مالی کھاتے

پاکستانی معیشت کی کیفیت



کی صورت حال متزلزل رہی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے ذریعے زرمبادلہ کی رقوم میں اضافہ ہوا کیونکہ سی پیک سے متعلق منصوبوں میں تیزی آگئی تھی۔ دوسری جانب تیسری سہ ماہی کے وسط تک بیرونی جزدانی سرمایہ کار ملکی کرنسی میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرتے رہے، لیکن کووڈ 19 کی وبا کے نتیجے میں عالمی معیشت غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہو گئی جس کی بنا پر سہ ماہی کے آخر میں انہوں نے اپنی ہولڈنگز فروخت کرنا شروع کر دیں۔ جزدانی سرمایہ کاری کی رقوم کے انخلاء کی اس

صورت حال نے جاری کھاتے پر کچھ دباؤ ڈالا۔ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں مالی کھاتے کے موصولہ رقم کا حجم 5.9 ارب ڈالر رہا، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے کی موصولہ 11.4 ڈالر کا تقریباً نصف ہے، تاہم مالی کھاتے کی یہ رقوم جاری کھاتے کے خسارے کی مالکاری کے لیے کافی تھیں۔

جدول 5.2: پاکستان کی ترسیلات زر
(ملین امریکی ڈالر)

	تیسری سہ ماہی			جولائی تا مارچ		
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء	تبدیلی	
مجموعہ	5,043.0	5,627.0	16,030.9	16,991.6	960.7	
خلیج تعاون تنظیم کے ممالک	2,730.2	3,047.8	8,701.9	9,104.4	402.5	
سعودی عرب	1,179.8	1,307.7	3,747.3	3,925.7	178.4	
متحدہ عرب امارات	1,063.8	1,202.9	3,412.2	3,552.2	140.0	
خلیج تعاون تنظیم کے دیگر ممالک	486.6	537.3	1,542.4	1,626.5	84.1	
امریکہ	756.0	1,021.5	2,446.4	2,880.4	434.0	
برطانیہ	829.2	801.1	2,476.2	2,554.1	77.9	
یورپی یونین	124.9	135.4	437.7	474.7	37.0	
دیگر	602.87	621.1	1,968.7	1,978.0	9.3	

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ہونے والی نمو کا سلسلہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہا، کیونکہ سہ ماہی کے دوران 791 ملین ڈالر موصول ہوئے، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم 404 ملین ڈالر تھا۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران گزشتہ برس مالی سال 19ء کے 0.9 ارب ڈالر کے مقابلے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خالص رقوم بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر ہو گئیں (جدول 5.3)۔

خاص طور پر تیسری سہ ماہی میں چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بحالی دیکھی گئی، جس کی وجہ سے سی پیک منصوبوں میں چینی سرمایہ

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

جدول 5.3: خالص بیرونی برادرست سرمایہ کاری بلحاظ شعبہ ملین امریکی ڈالر				
جولائی تا مارچ	سہ ماہی		سال	
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
بجلی	31.7	495	-353.1	757.4
مالی کاروبار	45.4	48.4	247.6	210.5
تلاش اور پیداوار	110.5	76.7	267.8	218.3
الیکٹریکل مشینری	1.9	25.5	126.6	143.4
ٹرانسپورٹ آلات (گاڑیاں)	29.9	7.3	84.3	51.8
ٹیلی کمیونیکیشن	-20.1	45.1	-157.4	464.8
دیگر	224.5	92.7	689.3	302.2
کل	404	791	905.1	2,148
جس میں				
چین	100	476	22.4	872
علاوہ ازیں چین	304	315	882.7	1,276

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

کاری کا تسلسل تھا، حالانکہ کووڈ 19 کی وبا کے باعث خود اس کی اپنی معیشت دگرگوں تھی۔ شعبہ جاتی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی حرکیات سال گذرنے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوئیں۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران رقوم آنے کے پیچھے بجلی کا شعبہ کارفرما رہا، کیونکہ تیسری سہ ماہی میں صرف یہ ایک شعبہ تنہا نصف سے زائد بیرونی براہ راست سرمایہ کاری لانے کا موجب بنا۔ سرمایہ کاری کی ان رقوم کا بڑا حصہ سی پیک سے متعلقہ بجلی منصوبوں پر کام کرنے والی فرموں کو ملا۔ مزید برآں، تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستان میں کام کرنے والی چینی کمپنی کو انٹر کمپنی قرضے کی مد میں اپنی بنیادی کمپنی سے جاری کھاتے کی ضروریات

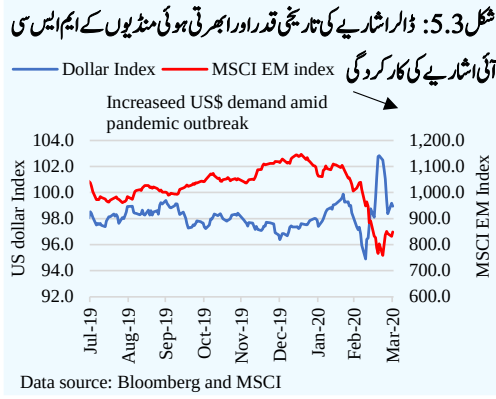
پوری کرنے کی غرض سے 190 ملین ڈالر کا قرضہ ملا۔ اس کے برعکس مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی تک 478 ملین ڈالر کی رقوم کے ساتھ ٹیلی کمیونیکیشن براہ راست بیرونی سرمایہ کاری حاصل کرنے والا سب سے بڑا شعبہ بنا رہا۔ جس کی بڑی وجہ پاکستان میں کام کرنے والی کثیر القومی سیلولر کمپنیوں کے آپریٹنگ لائسنس کی تجدید کی مد میں یکبارگی ملنے والی رقوم تھیں۔

دریں اثناء، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں تیل اور گیس کی تلاش کے شعبے میں سرمایہ کاری دھیمی رہی کیونکہ تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں نے بڑی آئل کمپنیوں کو اپنے جاری سرمائے کے منصوبے روکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تیل کی قیمتیں گرنے کے ماحول میں پست طلب کے سبب تیل کی تلاش اور کھدائی قابل عمل نہ رہی۔⁴

⁴ ماخذ: Bloomberg (https://www.bloomberg.com/news/articles/2020-03-20/oil-crash-wipes-out-31-billion-from-industry-s-investment-plans).

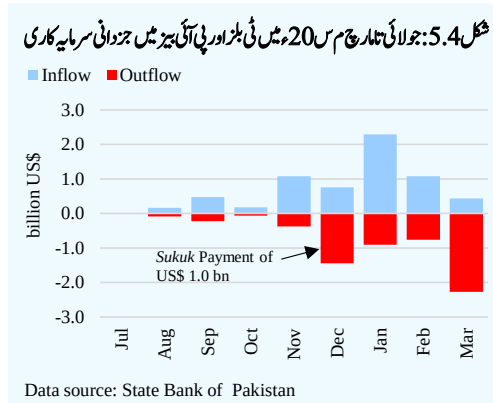
بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

عالمی سطح پر کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے سے ابھرتی ہوئی منڈیوں سے سرمایہ کاری کا انخلاء دیکھنے میں آیا، کیونکہ سرمایہ کاروں نے محفوظ اثاثوں جیسے امریکی ڈالر میں سرمایہ کاری کی جانب رخ کیا (شکل 5.3)۔ نتیجتاً، 21 جنوری 2020ء کے بعد سے ابھرتی ہوئی منڈیوں سے 75 ایام میں 97 ارب ڈالر - 72 ارب ڈالر ایکویٹی اور 25 ارب ڈالر قرضہ - کی جزدانی سرمایہ کاری نکل گئی، رقوم کے انخلاء کے اس حجم نے عالمی مالی بحران 2008ء کی سطح



بھی عبور کر لی۔⁵ عالمی مالی بحران کے دوران جزدانی سرمایہ کاروں نے 90 ایام کے اندر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سے 25 ارب ڈالر نکالے تھے، جس کا آغاز 8 ستمبر 2008ء سے ہوا تھا۔

سرمایہ کاری کے اس عالمی تناظر میں مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستان میں ہونے والی جزدانی سرمایہ کاری بھی دباؤ کا شکار رہی۔ پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے کی منڈی (ٹی بلز اور پی آئی بیز) میں شروع ہونے والی سرمایہ کاری کی رفتار جنوری 2020ء تک جاری رہی (شکل 5.4)۔ جنوری میں ان تمسکات کی رقوم میں 2.3 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ تاہم جب مارچ 2020ء میں کووڈ 19 نے وبا کی صورت اختیار کی تو عالمی رجحان کے مطابق جزدانی سرمایہ کاری

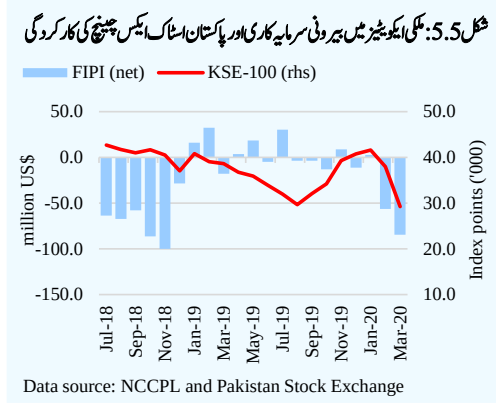


سے 2.2 ارب ڈالر تک رقوم کا انخلاء ہوا۔ مجموعی طور پر مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں رقوم کے انخلاء کا خالص حجم 153 ملین ڈالر رہا۔

اسی طرح جب ملکی اور غیر ملکی دونوں طرح کے سرمایہ کاروں نے غیر یقینی کی کیفیت میں فروخت شروع کر دی تو اس سے پاکستان کی ایکویٹی منڈی شدید دباؤ میں آگئی۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاروں نے 138.2 ملین ڈالر کی رقم ایکویٹی منڈی سے نکالی۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں 30.7 ملین ڈالر کی خالص سرمایہ کاری آئی تھی۔ مالی سال 20ء کی تیسری

⁵ 21 جنوری کو نقطہ آغاز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ کم و بیش اس وقت چین میں لاک ڈاؤنز شروع ہوئے تھے (ماخذ: انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل فنانس)۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

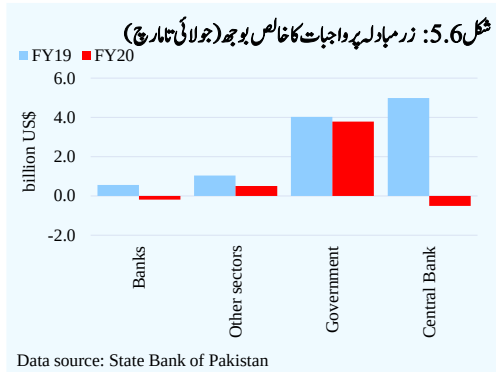


سہ ماہی کے دوران پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں 28.2 فیصد کمی ہوئی، اور مارچ 2020ء کے آخری روز مارکیٹ 29000 پوائنٹس تک نیچے آگئی (شکل 5.5)۔

تیسری سہ ماہی میں رقوم کے اس انخلا کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران مجموعی طور پر 227.5 ارب ڈالر کی خالص رقوم آئیں جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 410 ملین ڈالر کا انخلا ہوا تھا۔

واجبات کا خالص بوجھ

جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے ساتھ ساتھ مالی سرمایہ کاری کی تھوڑی بہت بحالی سے حکومت کی بیرونی مالکاری ضروریات کے حوالے سے بہتری آئی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے واجبات کا خالص بہاؤ 66.0 فیصد کم ہو کر 3.6 ارب ڈالر رہ گیا، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 10.6 ارب ڈالر درج کیا گیا تھا (شکل 5.6)۔⁶

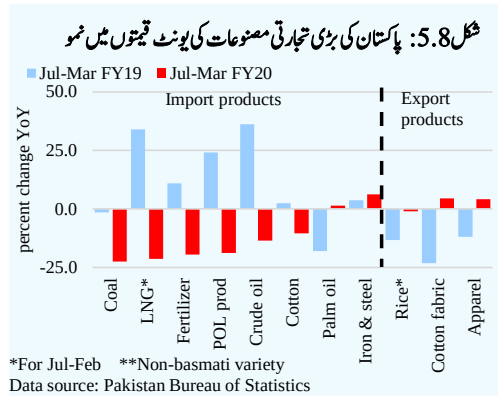
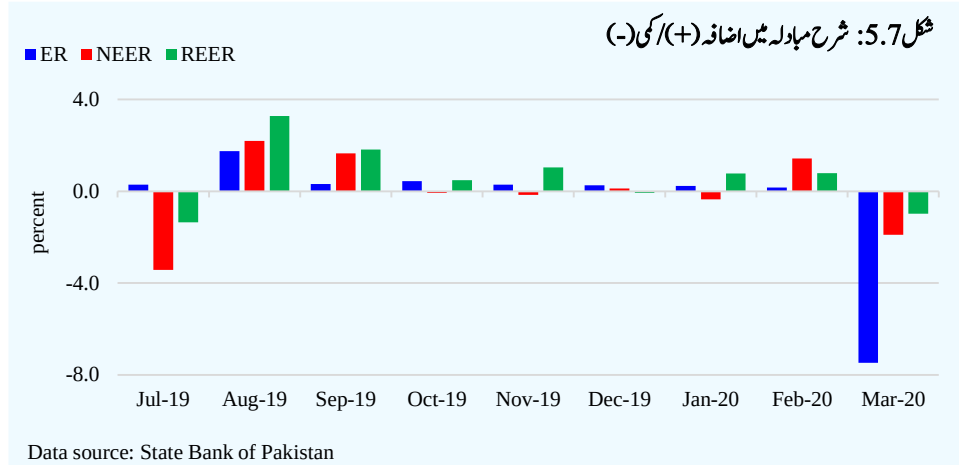


باضابطہ اور غیر سرکاری رقوم دونوں کی آمد میں کمی کا رجحان نمایاں رہا (شکل 5.6)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں حکومت کے خالص قرضے 6.0 فیصد کم ہو کر 3.8 ارب ڈالر رہ گئے۔⁷ بالخصوص تیسری سہ ماہی میں حکومت نے کمرشل بینکوں سے قرضوں کے حصول کی راہ نہ اپنائی اور 876 ملین ڈالر کی مالکاری حاصل کی۔⁸ اس کے برعکس اس نے سہ ماہی کے دوران 1.4 ارب ڈالر کے بیرونی واجبات کی ادائیگی کی۔

⁶ گزشتہ برس توازن ادائیگی کو سہارا دینے کی غرض سے چین (6.3 ارب ڈالر)، سعودی عرب (3.0 ارب ڈالر) اور متحدہ عرب امارات (2.0 ارب ڈالر) سے کمرشل اور دو طرفہ مدد میں رقوم موصول ہوئیں۔

⁷ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی ادائیگی اور قسط و ادائیگی بالترتیب 7.1 ارب ڈالر اور 2.8 ارب ڈالر رہی۔

⁸ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے کمرشل بینکوں سے 1.8 ارب ڈالر کے قرضے لیے۔



5.3 شرح مبادلہ اور زر مبادلہ کے ذخائر

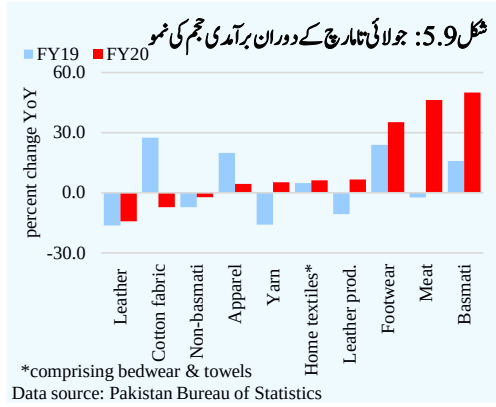
مارچ 2020ء تک پاکستان کے زر مبادلہ کے سیال ذخائر 2.6 ارب ڈالر بڑھنے سے 17.1 ارب ڈالر ہو گئے۔ اس اضافے کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر میں 3.6 ارب ڈالر کا اضافہ جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 944 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔

فروری 2020ء تک جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری اور

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے ذریعے بڑی رقم حاصل ہونے سے ملکی زر مبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے میں مدد ملی۔ تاہم مارچ 2020ء میں اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے سیال ذخائر میں 1.9 ارب ڈالر کی کمی ہونے سے یہ رجحان معکوس ہو گیا۔ جزو آس کی وجہ کثیر القومی اور کمرشل قرض گاروں کو قرضے کی بلند واپسی اور کووڈ 19 کی وبا کے دوران سرمایہ کاری کے انخلا سے پیدا ہونے والے دباؤ سے نمٹنے کی غرض سے بین الینک معاونت کی فراہمی ہے۔⁹

شرح مبادلہ کے لیے بھی صورت حال یکسر اسی طرح کی تھی۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر جولائی 2019ء سے فروری 2020ء کے دوران حالانکہ تھوڑی بہت بڑھتی رہی۔ تاہم بڑی حد تک مارچ 2020ء میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے معکوس بہاؤ کے

⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران کثیر القومی اور کمرشل قرض گاروں کو قرضوں کی واپسی 31 فیصد سال بسال اضافے سے 3.3 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔



سبب ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 7.5 فیصد تخفیف ہوئی (شکل 5.7)۔

اسی اثنا میں، مارچ 2020ء کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ محض 2.0 فیصد گھٹی کیونکہ دیگر بڑے تجارتی شراکت داروں کی کرنسیوں کی قدر بھی ڈالر کے مقابلے میں کم ہوئی تھی۔ تاہم اس مہینے میں بلند ملکی مہنگائی کے سبب خردہ اشاریہ قیمت بلند ہوا، جس سے حقیقی موثر شرح مبادلہ میں محض ایک فیصد کی کمی

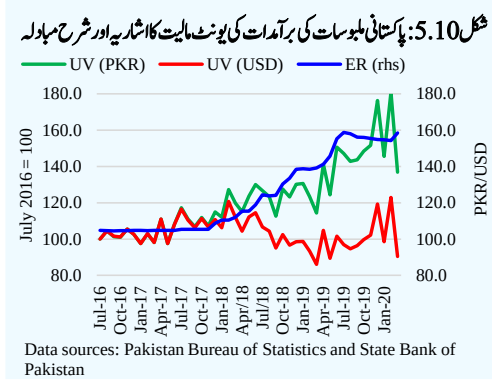
ہوئی۔ مجموعی تناسبات میں مارچ 2020ء کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ لگ بھگ جون 2019ء کی سطح پر تھی، جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 5.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

5.4 تجارتی کھاتہ¹⁰

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں تجارتی خسارہ 26.4 فیصد کم ہو کر چار سال کی پست ترین سطح یعنی 17.4 ارب ڈالر رہ گیا۔ برآمدات میں تھوڑے بہت اضافے اور درآمدات میں کمی نے اس خسارے کو گھٹانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس عرصے کے دوران زیادہ تر اجناس کی پست بین الاقوامی قیمتوں نے کئی درآمدی اور برآمدی اجزاء کی یونٹ مالیتوں پر کمی کا دباؤ ڈالا۔ تاہم درآمدی مصنوعات پر اس کا اثر زیادہ نمایاں تھا (شکل 5.8)۔

دریں اثنا، سال گزرنے کے ساتھ ساتھ چند شعبوں کی معاشی سرگرمیاں بڑھنا شروع ہو گئیں، جس کے سبب درآمدات میں کمی کا رجحان بظاہر اپنی آخری حدوں کو چھوتا ہوا نظر آنے لگا۔ شعبہ جاتی اعتبار سے بڑے بیرونی منسلکات جیسے بجلی (بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منحصر) اور ٹیکسٹائلز (برآمدی نوعیت کے) اس ضمن میں نمایاں رہے۔ سی پیک سے متعلقہ بجلی کے منصوبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی بحالی کے ساتھ برقی مشینری کی درآمدات میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا۔ کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی (باب 2) کی وجہ سے بھی بڑے پیمانے پر اس کی درآمد کی ضرورت پیدا ہو گئی، ٹیکسٹائل صنعت کی طرف سے اس کی بڑی طلب ظاہر ہوئی، جس کے برآمدی امکانات مارچ 2020ء کے آخری دنوں تک (کووڈ 19ء کی وبا پھیلنے سے باہر پھیلنے سے قبل جو عظیم لاک ڈاؤن کی وجہ بنا) روشن تھے۔

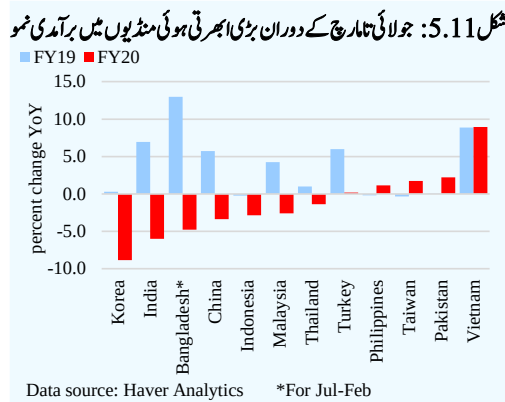
¹⁰ یہ حصہ پاکستان دفتر شہادت کی جانب سے پیش کردہ کسٹمز ڈیٹا کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس سیکشن کی معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے اعداد و شمار سے میل نہیں کھاتیں، جو سیکشن 5.1 میں رپورٹ کیا گیا۔ اعداد و شمار کے ان دو سلسلوں کا فرق سمجھنے کے لیے، دیکھیے ضمیمہ اعداد و شمار کی توضیح۔



ملکی صنعتوں جیسے ٹرانسپورٹ اور تعمیرات سے منسلک فرموں کی درآمدی طلب میں کمی نے اس دباؤ کو زائل کیا، معاشی استحکام کے اقدامات کے اثرات سے اسٹیل اور کاروں کی درآمدات میں بھاری کمی آئی تھی۔

دریں اثنا، برآمدی محاذ پر، کئی روایتی اور غیر روایتی اجزاء کی ملکی برآمدات بلند رہی (شکل 5.9)۔ یہ اضافہ دورانی پالیسی کوششوں کی بنا پر ہوا۔ اول، شرح مبادلہ کی منڈی کی مبادیات

کے ساتھ مطابقت اور برآمدی صنعتوں کو رعایتی نرخوں پر بجلی کی فراہمی سے پاکستانی تاجروں کو مسابقت کا موقع ملا، جس کی وجہ سے مصنوعات پست پونٹ قیمتوں پر فروخت ہوئیں (شکل 5.10)۔¹¹ اگرچہ اس اقدام سے ملک کی برآمدی آمدن ایک حد تک کم ہوئی لیکن پھر بھی پاکستان کا شمار ان چند ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ہے جن کی برآمدات میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران اضافہ ہوا (شکل 5.11)۔ دوم، سیلز ٹیکس کے بروقت ریفرنڈز کے اجرا اور بلند شرح سود کے ماحول میں رعایتی برآمدی ماکارمی اسکیم (ای ایف ایس) کی دستیابی کے باعث برآمد کنندگان کو سیالیت کی رکاوٹیں دور کرنے میں مدد ملی۔¹²



تیسری سہ ماہی کے دوران تجارتی کھاتے پر کووڈ 19 کے اثرات کے حوالے سے یہ بات یاد رکھی جائے کہ پاکستان کے تجارتی شراکت داروں میں صرف چین (فروری کے بعد سے) میں اشیاء سازی روکی گئی؛ یورپی ممالک اور امریکہ کے لاک ڈاؤن میں مارچ کے وسط تک سختی آتا باقی تھی۔ 23 مارچ کو جب لاک ڈاؤن کا آغاز ہوا، اس سے قبل پاکستان میں بھی تجارتی سرگرمیاں بلا رکاوٹ چل رہی تھیں۔

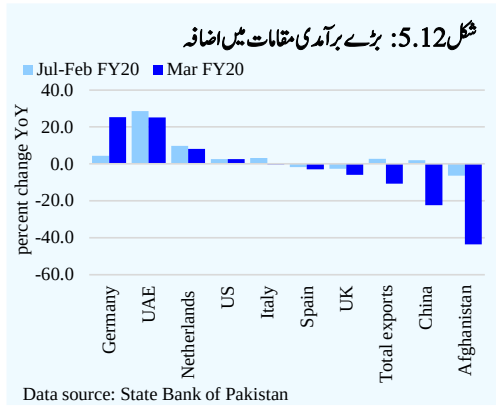
¹¹ جنوری 2019ء میں حکومت نے بذریعہ ایس آر او (D) 01 / 2019 تا ایس آر او (D) 12 / 2019 برآمدی صنعتوں کے لیے بجلی کے یکساں نرخ 7.5 سینٹ فی کلو واٹ آور کرنے کا اعلان کیا تھا اور اسے جاری رکھا (وزارت بجلی)۔

¹² جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں ای ایف ایس کی مد میں رقوم کی تقسیم 109.2 ارب روپے تک بڑھ گئیں جو گذشتہ برس 70.7 ارب روپے تھیں (ہب 3)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 56 ارب روپے کے سیلز ٹیکس ریفرنڈز کا اجرا بذریعہ فاسٹر رہا (claims-sanctioned-by-fbr/152303)۔ source: <https://www.fbr.gov.pk/pr/rs-56-billion-refund>

ان حالات میں اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی تا فروری کے مقابلے میں مارچ 2020ء میں سال بسال بنیاد پر چین اور افغانستان کے موصولات میں ڈرامائی طور پر کمی واقع ہوئی (شکل 5.12)۔ حکومت نے کووڈ 19 کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے افغانستان کی سرحد کو بند کرنے کا اعلان کیا تھا، جس سے اس ملک کے ساتھ تجارت بری طرح متاثر ہوئی۔¹³ دریں اثنا، درآمدی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مارچ کے مہینے میں چین سے خریداری میں کمی آئی، اور اس تخفیف کا ارتکاز مشینری آلات (کرنین اور ایئر کمپریسرز)، فولاد اور کیمیکلز میں تھا۔¹⁴

برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران برآمدات 2.2 فیصد کے سال بسال اضافے کے ساتھ 17.4 ارب ڈالر ہو گئیں؛ یہ نمو گزشتہ برس کی نسبت زیادہ بلند تھی۔ اگرچہ پونٹ قیمتوں نے برآمد مالیتوں پر کمی کا دباؤ برقرار رکھا، تاہم مختلف النوع مصنوعات کے برآمدی حجم میں ہونے والے خوب اضافے نے اس کمی کے اثرات زائل کر دیے، اور بلند برآمدی آمدنی کا موجب بنا (جدول 5.4)۔



جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں ٹیکسٹائل برآمدات 4.2 فیصد کے سال بسال اضافے کے ساتھ 10.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جبکہ گزشتہ برس اس کی نمو نہ ہونے کے برابر تھی۔ امسال برآمدی کارکردگی میں بہتری کی بڑی وجہ ملبوسات اور بیڈ وئیر کی برآمدات کے حجم میں اضافہ ہے اور اسی بنا پر پست قدر اضافی مصنوعات کی برآمدات میں تھوڑی سی کمی کے اثرات بھی زائل ہو گئے۔¹⁵

¹³ ماخذ: پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ، 13 مارچ 2020ء، (pid.gov.pk/site/press_detail/13321)۔

¹⁴ مارچ 2020ء کے دوران درآمدات میں 739.0 ملین ڈالر کمی آئی، جس میں چین سے درآمدات میں کمی کا حجم 228.7 ملین ڈالر ہے۔

¹⁵ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں ملبوسات کے برآمدی حجم میں 4.4 فیصد کی سال بسال کمی آئی، جبکہ اس عرصے میں بیڈ وئیر کی برآمدات 8.1 فیصد بڑھیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.4: جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں پاکستان کی بڑی برآمدات ملین امریکی ڈالر					
م 19ء	م 20ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر	
3,348.1	3,394.7	46.5	-	-	غذائی گروپ
1,487.9	1,594.0	106.1	79.5	26.6	چاول
428.8	569.2	140.4	214.5	-74.1	باسفتی
1,059.1	1,024.8	-34.3	-23.7	-10.6	غیر باسفتی
122.0	11.4	-110.6	-111.5	0.9	گندم
115.1	70.7	-44.5	-59.8	15.3	چینی
537	637.3	100.3	3.0	97.3	پھل اور سبزیاں
156.4	233.0	76.5	72.3	4.2	گوشت
9,989.8	10,413.0	423.2	-	-	ٹیکسٹائل گروپ
15.7	17.0	1.3	5.0	-3.7	خام کپاس
835.7	819.8	-15.9	43.4	-59.3	سوتی دھاگہ
1,595.9	1,547.4	-47.8	-115.3	66.8	کپڑا
4,110.6	4,470.6	360.2	180.0	180.0	ملبوسات
1,719.4	1,761.5	42.1	138.5	-96.4	بستر کی چادر
588.1	591.6	3.5	12.4	-8.1	تولے
361.8	238.9	-122.8	-69.5	-53.3	پیڑ و لیم گروپ
2,492.1	2,426.5	-65.7	-	-	دیگر اشیا
222.9	222.6	-0.3	-	-	ٹھیلوں کا سامان
187.9	151.4	-36.6	-26.8	-9.7	رنگا ہوا چمڑا
358.8	401.1	42.3	23.8	18.5	چمڑے کی اشیا
90.1	104.4	14.3	31.7	-17.4	جوتے
279.9	303	23.2	-	-	طبی آلات
439.2	348.7	-90.5	-	-	کمپیوٹرز
221.3	210.1	-11.2	16.3	-27.5	سینٹ
17,071.1	17,446.9	375.7	-	-	مجموعی برآمدات

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اس عرصے کے دوران ملبوسات کی برآمدات (بُنے ہوئے اور تیار ملبوسات پر مشتمل) 8.8 فیصد اضافے سے 4.5 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، اس کا حجم اور اکائی مالیتیں دونوں بڑھیں، جس سے بلند برآمدی آمدنی حاصل ہوئی۔ چین کے یورپی یونین اور امریکی منڈیوں سے (ستمبر 2019ء میں اس کے ملبوسات کی مصنوعات پر اضافی ٹیرف عائد ہونے کے بعد) بتدریج باہر نکلنے سے کمبوڈیا، بنگلہ دیش، ترکی اور ویت نام کے ساتھ ساتھ - پاکستانی برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچا، جیسا کہ جدول 5.5 اور 5.6 میں دکھایا گیا ہے۔

مزید برآں، چین میں کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے کے تناظر میں منقولی شواہد سے یہ پتہ چلتا ہے کہ فروری اور مارچ میں یورپی اور امریکی خریداروں نے چین کو دیے ہوئے کچھ آرڈر منسوخ کر دیے تھے، جو پاکستان کو منتقل ہو گئے، چنانچہ تیسری سہ ماہی میں پاکستان کی ان معیشتوں کو برآمدات میں معقول نمو ہوئی۔¹⁶ اگرچہ تیسری سہ ماہی کے دوران یورپی یونین اور امریکہ کی کپڑوں کی درآمدات میں بڑی حد تک کمی آئی کیونکہ خریدار چین کے علاوہ رسد کنندگان کے متلاشی تھے، تاہم اس عرصے میں پاکستانی برآمد کنندگان ان

¹⁶ چین میں ملبوسات سازی کے دو بڑے علاقوں (گوانگڈونگ اور ژجیانگ) میں اشیاء سازی کے سرگرمیاں 24 جنوری سے فردری کے وسط سے رکی رہیں، جس کی وجہ سے قمری سال کی تعطیلات ہیں، جن میں بالآخر کووڈ 19 کے لاک ڈاؤن کے باعث توسیع ہو گئی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

جدول 5.5: یورپی یونین میں ملبوسات کی درآمدات کے حجم میں نمو				
	جولائی تا مارچ		جنوری تا مارچ	
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
پاکستان	5.6	8.9	9.0	7.7
ترکی	6.0	1.9	5.6	-3.8
بھارت	-3.7	-3.8	-3.1	-6.9
بنگلہ دیش	9.6	-2.8	7.2	-2.3
چین	1.8	-7.9	-10.2	-14.6
کبوڈیا	6.1	-12.6	-0.3	-17.8
دنیا بھر سے	5.2	-3.1	0.0	-6.8

اعداد و شمار کا ماخذ: یورواسٹیٹ

دونوں منڈیوں کے مسابقت کاروں پر سبقت لینے میں کامیاب رہے (جدول 5.5 اور 5.6)۔¹⁷

اس کے برعکس پست قدر اضافی زمرے کی برآمدات کمزور رہیں، اور جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران یہ برآمدات 2.6 فیصد کم ہو کر 2.4 ارب ڈالر رہ گئیں؛ دھاگے کے برآمدی حجم میں اضافہ جبکہ کپڑے کی برآمدات میں کمی ہوئی۔¹⁸ تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ چین اور بنگلہ دیش نے جو عموماً پاکستانی ٹیکسٹائلز کی پست قدر اضافی مصنوعات کے بڑے خریدار ہیں۔ تیار مصنوعات (کپڑا) کے بجائے سوئی دھاگہ زیادہ خریدا۔

جدول 5.6: ملبوسات کے امریکی درآمدی حجم میں نمو				
	جولائی تا مارچ		جنوری تا مارچ	
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
پاکستان	4.8	10.3	7.6	13.8
بنگلہ دیش	7.7	1.8	15.9	6.7
چین	4.4	-16.5	0.8	-32.4
ویت نام	7.2	3.2	12.8	2.6
بھارت	5.8	-1.5	10.4	-0.8
انڈونیشیا	0.5	-9.6	5.4	-10.4
کبوڈیا	2.4	9.7	-3.8	14.4
دنیا بھر سے	4.7	-6.7	4.5	-11.8

اعداد و شمار کا ماخذ: امریکی دفتر برائے ٹیکسٹائلز اور ملبوسات

نان ٹیکسٹائل برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں نان ٹیکسٹائل برآمدات 0.7 فیصد کم ہو کر 7.0 ارب ڈالر رہ گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی دوسہ ماہیوں میں ان برآمدات کی کارکردگی مناسب رہی تھی، اور روایتی اور غیر روایتی اجزاء اس میں اضافے کا سبب بنے تھے۔¹⁹ تاہم تیسری سہ ماہی میں ان برآمدات میں 5.1 فیصد کمی ہوئی تھی، جس کی بڑی وجہ غیر باسستی برآمدات کے

¹⁷ تیسری سہ ماہی میں امریکہ اور یورپی یونین کی درآمدات میں بڑی حد تک کمی مارچ کے مہینے میں ہوئی۔ جنوری تا فروری مالی سال 20ء میں یورپی یونین کی ملبوسات کی درآمدات میں 4.6 فیصد کمی سال بھر کی گئی، اور پھر مارچ 2020ء میں 15.2 فیصد کمی مزید کی ہوئی۔ اسی طرح جنوری تا فروری 20ء میں ملبوسات کی امریکی درآمدات میں 11.4 فیصد کمی سال بھر کی ہوئی، جبکہ مارچ 2020ء میں 12.9 فیصد کمی ہوئی۔

¹⁸ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں دھاگے کے برآمدی حجم میں 5.2 فیصد کمی سال بھر اضافہ ہوا، جبکہ اس عرصے کے دوران کپڑے کی برآمدات 7.2 فیصد گھٹ گئیں۔

¹⁹ مالی سال 20ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں نان ٹیکسٹائل برآمدات بالترتیب 1.9 فیصد اور 1.8 فیصد بڑھیں، جو تیسری سہ ماہی میں 5.1 فیصد کم ہو گئیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جسم میں خاصی کمی ہونا تھی، اسی بنا پر دیگر مصنوعات کی برآمدات میں تھوڑے بہت اضافے کا اثر زائل ہو گیا، اور پہلی دوسہ ماہیوں میں برآمدات میں ہونے والی نمو بھی کم ہو گئی۔

چاول کی برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران مجموعی طور پر چاول کی برآمدات میں 7.1 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا، تاہم یہ پوری نمو پہلی ششماہی میں درج کی گئی تھی، کیونکہ تیسری سہ ماہی میں اس کی برآمدات 16.3 فیصد گھٹ گئیں۔ برآمدی حجم کے رجحان نے سارا سال برآمدی مالیتوں کے تعین میں ایک بڑا کردار ادا کیا، کیونکہ پاکستانی (اس کے ساتھ ساتھ بھارتی اور ویت نامی) چاول کی مختلف اقسام کی بین الاقوامی قیمتیں عمومی طور پر پست رہیں۔²⁰

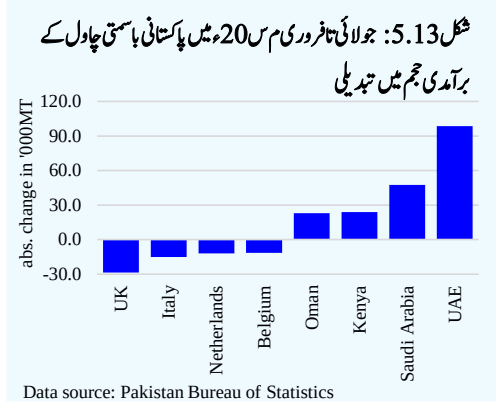
اگرچہ اقسام کے اعتبار سے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں باسستی اور غیر باسستی برآمدات میں خوب اضافہ ہوا، تاہم تیسری سہ ماہی کے دوران مؤخر الذکر کی برآمدات میں کمی درج کی گئی، جس سے چاول کی مجموعی برآمدات کم ہو گئی۔ جنوری تا فروری مالی سال 20ء کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر باسستی برآمدات سکڑنے کی بڑی وجہ زیادہ تر فلپائن اور چین کو برآمدات میں کمی تھی۔ فلپائن کو برآمدات میں اس وقت کمی آئی جب دسمبر 2019ء میں اس نے ملک میں خاطر خواہ ذخائر ہونے کے سبب چاول کی درآمدات پر پابندی عائد کر دی تھی۔²¹ دریں اثنا، چین کو بھیجی جانے والی

جدول 5.7: جولائی تا مارچ پاکستان کی اہم درآمدات (ملین امریکی ڈالر)									
جزا	م 19ء	م 20ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر قیمت کا اثر					
توانائی گروپ	10,614.0	8,900.6	-1,713.4	-	-	-	-	-	-
پیٹرولیم مصنوعات	4,623.0	3,964.7	-658.3	256.9	-915.3	-	-	-	-
خام تیل	3,379.0	2,452.6	-926.4	-542.9	-383.5	-	-	-	-
ایل این بی *	2,404.6	2,237.3	-167.4	429.0	-558.4	-	-	-	-
زراعت اور ٹیکسٹائل	6,577.8	5,576.9	-1,001.0	-	-	-	-	-	-
کھاد	716.0	482.3	-233.8	-117.4	-116.3	-	-	-	-
دیگر کیمیکلز	3,271.3	2,739.0	-532.3	-	-	-	-	-	-
ٹرانسپورٹ گروپ	2,083.2	1,197.6	-885.6	-	-	-	-	-	-
کاریں	820.4	408.2	-412.2	-	-	-	-	-	-
مکمل ساختہ یونٹس	320.5	64.8	-144.3	-	-	-	-	-	-
الگ الگ پرزے	611.4	343.4	-268.0	-	-	-	-	-	-
ٹرک اور بسیں	370.0	216.5	-153.5	-	-	-	-	-	-
طیارے اور بحری جہاز	222.0	240.7	18.8	-	-	-	-	-	-
دھاتی گروپ	3,756.3	3,074.7	-681.6	-	-	-	-	-	-
فولاد کا اسکریپ	1,108.9	1,188.2	79.3	-180.8	260.0	-	-	-	-
لوہا اور فولاد	1,657.1	1,159.3	-497.8	-427.3	-70.5	-	-	-	-
غذائی گروپ	4,261.3	3,963.3	-298.1	-	-	-	-	-	-
چائے	445.8	376.2	-69.6	-38.8	-30.8	-	-	-	-
پام آئل	1,386.1	1,380.2	-5.8	-24.8	19.0	-	-	-	-
دالیں	393.4	428.8	35.4	65.2	-29.8	-	-	-	-
دیگر غذائی اجزاء	1,633.4	1,461.8	-171.6	-	-	-	-	-	-
ٹیکسٹائل گروپ	2,237.1	1,915.8	-321.3	-	-	-	-	-	-
خام کپاس	412.4	556.2	143.8	208.6	-64.8	-	-	-	-
مصنوعی ریشہ	485.3	429.9	-55.4	-20.5	-34.9	-	-	-	-
دیگر ٹیکسٹائل اجزاء	782.8	453.6	-329.2	-	-	-	-	-	-
مشینری گروپ	6,716.0	6,632.2	-83.8	-	-	-	-	-	-
برقی تزیینات	955.7	920.0	-35.6	-	-	-	-	-	-
برقی	1,321.2	1,748.8	427.6	-	-	-	-	-	-
موبائل فونز	557.2	980.0	422.8	-	-	-	-	-	-
دیگر مشینری	2,408.0	1,746.5	-661.5	-	-	-	-	-	-
تھام ونگر اجزاء	4,433.8	3,538.0	-895.8	-	-	-	-	-	-
جس میں کوئلہ *	1,052.1	914.2	-137.9	125.8	263.7	-	-	-	-
مجموعی درآمدات	40,679.5	34,799.1	-5,880.4	-	-	-	-	-	-

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات برائے جولائی تا فروری

²⁰ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں پاکستان کے غیر باسستی چاول کی برآمدی قیمتیں سال بسال بنیاد پر او۔ط۔ا 1.8 فیصد کم ہوئیں۔ اس عرصے میں بھارتی اور ویت نامی اقسام کے ہم پلہ پاکستانی چاول کی برآمدی قیمتیں بھی بالترتیب 0.9 فیصد اور 8.8 فیصد کم رہیں (ماخذ: ایف اے اور اے پرائس مانیٹر)۔

²¹ آخر 2019-20ء تک فلپائن کے چاول کے ذخائر کا تخمینہ آخر 18-2017ء کے مقابلے میں 62.6 فیصد زائد ہے (ماخذ: امریکی محکمہ زراعت برائے اناج: عالمی منڈی اور تجارتی رپورٹ، اپریل 2020ء)۔



برآمدی کھیپوں میں کمی وہاں فروری کے بعد ہونے والے لاک ڈاؤن کی عکاسی کرتی ہے۔²²

اس کے برعکس باسیتی چاول کی کارکردگی قابل ذکر رہی، نومبر کے دوران اس کی برآمدات میں 33.7 فیصد اضافہ ہوا۔ بڑے حجم کا اس میں بڑا کردار رہا، بلکہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران برآمدی حجم آٹھ برس کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ تاہم پاکستانی باسیتی چاول کی برآمدی منڈیاں تبدیل ہو رہی ہیں:

اگرچہ پہلے سب سے زیادہ یورپی ممالک کو برآمدات ہوتی تھیں، اب اس سال مشرق وسطیٰ کی منڈیوں جیسے متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں پاکستانی باسیتی چاول کی برآمدات کا حجم زیادہ رہا (شکل 5.13)۔ برآمد کنندگان کا دعویٰ ہے کہ ان ملکوں کو کی جانے والی برآمدات کا بڑا حصہ تاجر حضرات خطے کے دیگر ممالک خاص طور پر ایران، یمن اور عراق کو بھیج دیتے ہیں، جہاں عام بینکاری لین دین پر زیادہ جانچ پڑتال ہوتی ہے۔

یورپی یونین کے ملکوں کے حوالے سے یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ وہ پاکستان سے سفید باسیتی چاول کے بجائے براؤن چاول بلند مقدار میں درآمد کر رہے ہیں، جس کی وجہ ان دو اقسام پر درآمدی ڈیوٹی کا فرق ہے۔²³ براؤن چاول اگرچہ معیار میں باسیتی چاول کے مساوی ہوتا ہے، تاہم پاکستان دفتر شماریات اسے غیر باسیتی شمار کرتا ہے۔

دیگر برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران دیگر غذائی مصنوعات میں سے پھل اور سبزیوں کی برآمدات بھی 18.7 فیصد کے ریکارڈ اضافے کے ساتھ 637.4 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ بلند پیداوار، بھرپور تشہیر اور بہتر پیکیجنگ کے سبب آم اور کیٹو کی برآمدات میں معقول اضافہ ہوا، مشرق وسطیٰ اور یورپ میں موجودگی برقرار رکھتے ہوئے وسط ایشیائی ممالک کی نئی منڈیوں میں بھی برآمد کنندگان نئی راہیں استوار کر رہے ہیں۔²⁴

²² جنوری تا فروری مالی سال 20ء کے دوران پاکستان کی چین کو غیر باسیتی چاول کی برآمدات میں سال بسال بنیاد پر 70.9 فیصد کی بڑی کمی ہوئی۔

²³ اس امر سے جولائی تا فروری مالی سال 20ء میں پاکستان کی یورپی یونین کے ممالک کو براؤن چاول کا برآمدی حصہ 48.5 فیصد سے بڑھ کر 67.6 فیصد ہو جانے کی جزو اوضاحت ہوتی ہے، جبکہ سفید باسیتی چاول کا برآمدی حصہ 28.3 فیصد سے کم ہو کر 9.4 فیصد رہ گیا۔

²⁴ مثلاً جولائی تا فروری مالی سال 20ء میں وسط ایشیائی ممالک جیسے قزاقستان، ازبکستان اور تاجکستان کو آم کے برآمدی حجم میں 132.5 فیصد اضافہ ہوا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں سیمنٹ کی برآمدات 5.0 فیصد کمی سے 210 ملین ڈالر ہو گئی۔ تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی سے جنوری کے درمیان تیار سیمنٹ (پورٹ لینڈ) اور کلنکر (نیم تیار مصنوعہ) دونوں کا برآمدی حجم بڑھا، مگر ان کی پونٹ قیمتیں کم ہو گئی تھیں۔ ملکی ترسیلوں میں سُست روی اور بھارت (جو ماضی میں اس مصنوعہ کی برآمد کا اہم مقام رہا) کے ساتھ تجارتی تعطل کے باعث سیمنٹ سازوں نے روایتی منڈیوں جیسے افغانستان اور سری لنکا کی بحالی کے ساتھ ساتھ چند افریقی ممالک جیسے مڈغاسکر اور موزمبیق میں بھی نقش پائی کی۔ ان منڈیوں کے توسط سے پورٹ لینڈ سیمنٹ کے برآمدی حجم میں اضافہ درج کیا گیا۔ دریں اثناء، پاکستان سے کلنکر کی برآمدات میں بیشتر اضافہ بنگلہ دیش کے باعث ہوا، جس سے یہ اشارے ملے کہ ویت نام کی زیادہ توجہ چینی منڈی پر مرکوز ہونے کے باعث پاکستانی فرمیں بنگلہ دیش میں اس کے حصے سے استفادہ کر رہی ہیں۔²⁵

آخر میں، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں فٹ وئیر مصنوعات کی برآمدات 15.9 فیصد اضافے سے 104.4 ملین ڈالر ہو گئیں، جس کا سبب برآمدی حجم میں 41 فیصد کا صحت مندانہ اضافہ ہے۔ برآمد کنندگان امریکہ، مشرق وسطیٰ اور یورپی ممالک (سعودی عرب، کویت، عمان، جرمنی اور برطانیہ) میں برآمدات کی بلند مقدار کے حصول میں کامیاب رہے۔ اگرچہ چمڑے کے جوتوں کا تجارتی حصہ اب بھی غالب ہے تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 18ء سے مصنوعی چمڑے کے جوتوں کی برآمدات کی شرح میں سرعت سے اضافہ ہوا ہے۔ کچھ ممالک میں یہ رجحان خریداروں کی طرف سے زیادہ اسٹائلش اور سستے جوتوں کی جانب منتقل ہونے کی علامت ہے جو کپڑے سے بنے اسٹیکر ز اور مصنوعی چمڑے کے ہوں۔²⁶

درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ملکی درآمدات 14.5 فیصد کمی سے چار برس کی پست ترین سطح پر 34.8 ارب ڈالر رہ گئیں۔ مارچ 2020ء کے وسط تک استحکام کی پالیسیوں کے تسلسل۔ توانائی کے آمیزے میں جاری تبدیلی اور منسلک ذیلی سرگرمیوں میں اس کے اثرات کی وجہ سے توانائی اور غیر توانائی دونوں مصنوعات کی درآمدی طلب گھٹ گئی (جدول 5.7)۔ تیل کی عالمی قیمتیں بڑی حد تک موزوں رہیں اور توانائی کی درآمدات میں کمی کے حوالے سے ان کا کردار اہم رہا۔²⁷

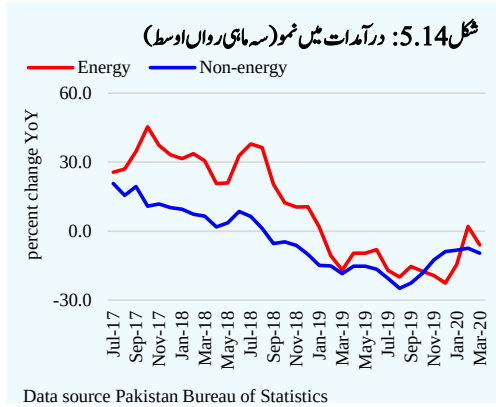
تاہم دوسری سہ ماہی تک غیر توانائی درآمدات پر اضافے کا دباؤ واضح تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدات میں کمی کی سکت ختم ہو رہی تھی

²⁵ چین میں ویت نامی کلنکر کی نئی طلب اس وقت سامنے آئی جب بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی کے سبب چین کی اپنی سیمنٹ فیکٹریوں کو بند کر دیا گیا۔

²⁶ مثلاً متحدہ عرب امارات میں جوتوں کی مجموعی درآمدات میں چمڑے کے بغیر تیار کردہ فٹ وئیر کی درآمدات کا حصہ (بلحاظ حجم) 2015ء کی 32 فیصد کی سطح سے بڑھ کر 2019ء میں

46 فیصد ہو گیا، جبکہ چمڑے کے جوتوں کا حصہ 69 فیصد سے کم ہو کر 54 فیصد رہ گیا (ماخذ: عالمی تجارتی مرکز)۔

²⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران عرب لائٹ کرڈ آئل کی قیمتوں میں 12.6 فیصد کی سال ب سال کمی ہوئی۔



(شکل 5.14)۔ بجلی کی پیداوار اور بجلی کی مشینری کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا، اس کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں سرمایہ کاری بحال ہوئی (پیداواری اور ترسیلی دونوں محاذ پر)، اور یہ رجحانات جنوری تا فروری مالی سال 20ء میں بھی جاری رہے۔

تیسری سہ ماہی میں درآمدات پر اضافی دباؤ کپاس کی جانب سے پڑا، کیونکہ ملکی پیداوار میں کمی اور ٹیکسٹائل صنعت کے معقول برآمدی امکانات کے سبب اس کی درآمدی طلب بڑھ گئی تھی۔

حکومت نے جنوری 2020ء میں درآمدی ڈیوٹی ختم کر کے کپاس کی درآمدات میں بھی سہولت دی۔²⁸ خراج، پام آئل کے دو چوٹی کے پیدا کنندگان (انڈونیشیا اور ملائیشیا) کی جانب سے پست پیداوار کے سبب اس کی عالمی قیمتیں بڑھ گئیں، اس وجہ سے پام آئل کے درآمدی حجم میں کمی کے باوجود اس جنس کی درآمدی مالیت میں اضافہ ہوا۔

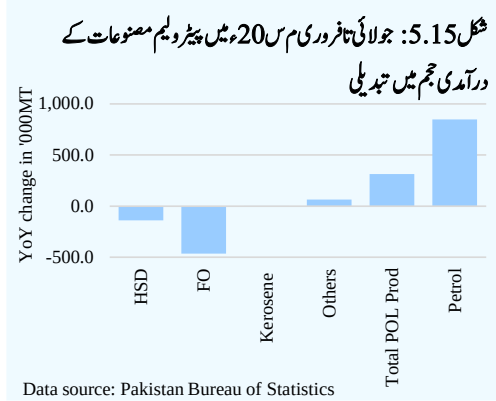
توانائی کی درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں توانائی کی درآمدات سال بسال بنیاد پر 16.1 فیصد کم ہو کر 8.9 ارب ڈالر رہ گئیں؛ یہ کمی گزشتہ برس کے اسی عرصے کی بنسبت زیادہ تھی۔ پست عالمی قیمتوں نے دو بڑے زمروں—پیٹرولیم مصنوعات اور ایل این جی—کی درآمدی مالیت پر قابو پانے میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ 9 ماہ میں ان کے درآمدی حجم میں اضافہ ہوا تھا۔

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے بلند حجم میں بیشتر حصہ پیٹرول کا ہے، کیونکہ ایندھن کے دوسرے بڑے اجزاء جیسے ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایل ایس ڈی)، فرنس آئل اور مٹی کے تیل کی درآمدات میں کمی آئی تھی (شکل 5.15)۔²⁹ دوسری سہ ماہی میں بعض اوقات سی این جی اسٹیشنوں کی بندش نے گاڑی والوں کو پیٹرول کی طرف رخ کرنے پر مجبور کر دیا تھا، تب سے پیٹرول کی درآمدات میں اضافہ ہوتا رہا، دوسری طرف ریفرنسز کی جانب سے پیداوار میں کمی کے سبب طلب و رسد کا فرق ختم کرنے کے لیے درآمدات کو بروئے کار لایا گیا۔ پیٹرول کی جانب یہ منتقلی بظاہر عارضی معلوم ہوتی ہے کیونکہ تیسری سہ ماہی (جنوری تا فروری) میں پیٹرول کی فروخت میں سال بسال بنیاد

²⁸ بذریعہ ایس آراء، 37(I)/2020، بتاریخ 21 جنوری 2020ء۔

²⁹ پاکستان دفتر شماریات کے تفصیلی اعداد و شمار کی دستیابی کے بعد یہ گراف اپ ڈیٹ ہو گا۔ مارچ 2020ء کے دوران پیٹرول کی درآمدی ادائیگی (ایٹپ پینک کے اعداد و شمار) میں 80.8 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا۔



پر کمی آئی (جدول 5.8)، ممکنہ طور پر یہ کمی سی این جی اسٹیشنوں کے آپریشنز معمول پر آنے کے باعث ہوئی۔ لیکن طلب پست ہونے کے باوجود تیسری سہ ماہی کے دوران آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے ذخائر میں اضافے کی غرض سے بیرون ملک سے پیٹرول کی خریداری بڑھادی، تاکہ عالمی قیمتوں میں کمی سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔³⁰

دیگر پیٹرولیم مصنوعات میں فرنس آئل اور ہائی اسپید ڈیزل کے درآمدی حجم میں بڑی حد تک کمی آئی کیونکہ ان دونوں ایندھنوں کی طلب دھیمی رہی۔ بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل ترک کرنے کی پالیسی روارکھنے کے سبب اس ایندھن کی طلب میں خوب کمی آئی۔ تعمیراتی صنعت اور درآمدات میں سست روی کی وجہ سے بڑی گاڑیاں کم چلیں، نتیجتاً، اس زمرے کے لیے ہائی اسپید ڈیزل کی طلب گھٹ گئی۔ اس سے قطع نظر، ان ایندھنوں کی درآمدات میں کمی کا فائدہ پیٹرول کی درآمدات میں اضافے کے باعث کلی طور پر زائل ہو گیا، بالخصوص تیسری سہ ماہی میں۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی مجموعی درآمدات میں 13.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد پہلی مرتبہ ایسا ہوا۔

دریں اثنا، ربفائنریوں کے لیے خام تیل کی طلب دھیمی رہی کیونکہ انہوں نے فرنس آئل کے فاضل ذخائر سے پہلو تہی کے لیے خام تیل کا

جدول 5.8: جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں تبدیلی (میٹرک ٹن)

اجزاء	سہ 1	سہ 2	سہ 3	جولائی تا مارچ
پیٹرول	35.5	132.0	-185.5	-18.0
ہائی اسپید ڈیزل	-286.9	-97.5	-493.6	-877.9
فرنس آئل	-216.3	-116.6	-278.5	-611.3
جیٹ ایندھن	-42.4	-29.2	-66.8	-138.4
مٹی کا تیل	1.1	-3.9	-1.8	-4.6
دیگر	-11.0	-5.1	-10.2	-26.2
مصنوعات کی مجموعی فروخت	-519.8	-120.4	-1,036.3	-1,675.5

اعداد و شمار کا ماخذ: آئل کمپنیوں کی مشاورتی کونسل

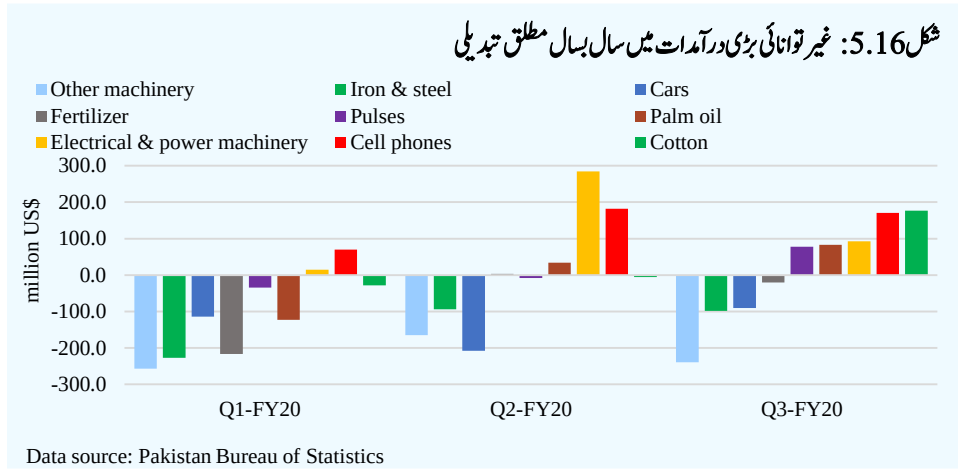
استعمال کم کر دیا تھا۔ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران خام تیل کے درآمدی حجم میں 16.1 فیصد کی تخفیف ہوئی۔ خام تیل کی عالمی قیمتیں بھی موزوں تھیں، جو جولائی تا مارچ اوسطاً 12.6 فیصد سکڑ گئیں۔ تیسری سہ ماہی میں بھی آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات بڑھائیں، حالانکہ اس سہ ماہی میں خام تیل کی درآمدات میں بڑی حد تک

³⁰ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں پیٹرول کی عالمی قیمتیں سال بسال بنیاد پر اوسطاً 14.8 فیصد کم ہوئیں (ماخذ: بلومبرگ)۔

کی واقع ہوئی تھی: تیسری سہ ماہی میں خام تیل کا درآمدی حجم پانچ سال کی پست ترین سطح پر آگیا۔

کونسلے اور ایل این جی،³¹ کا درآمدی حجم گزشتہ برس سے زیادہ رہا، تاہم پست قیمتوں نے اس کی درآمدی مالیت کو کم کر دیا۔³² بجلی کی پیداوار میں (فرنس آئل کی جگہ) بیشتر ان دونوں ایندھنوں کے زائد استعمال نے بلند درآمدات کو لازمی ضرورت بنادیا۔

غیر توانائی درآمدات



جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں ملک کی غیر توانائی درآمدات 13.9 فیصد کم ہو کر 25.9 ارب ڈالر رہ گئیں۔ اس کی کارہنکاز ان مصنوعات میں ہے، جو طلبی کی پالیسی اقدامات سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں، جیسے تعمیرات اور ٹرانسپورٹ سے منسلک اشیاء۔ اس کے برعکس بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منحصر بجلی اور برآمدات سے متعلق ٹیکسٹائل صنعتوں کی درآمدات میں ٹھوس اضافہ ہوا، جو ان شعبوں کی سرگرمیوں میں اضافے سے مطابقت رکھتا ہے (شکل 5.16)۔

سال گزرنے کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے مشینری کی درآمدات میں اضافہ ہوا، اور بیرون ملک سے بجلی کے آلات، جیسے بھاری ٹرانسفارمرز، کمپیوٹرز اور سرکٹ بریکرز کی بھاری خریداری درج کی گئی۔ ان درآمدات کے ساتھ ساتھ لاہور ٹیاری ٹرانسمیشن لائن منصوبے پر کام کرنے والی فرم میں قابل ذکر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں موبائل فونوں کی

³¹ کونسلے کی درآمدات کو پاکستان دفتر شاریات اور اسٹیٹ بینک دونوں میں "تمام دیگر اجزاء" میں شمار کیا۔

³² جولائی تا فروری مالی سال 20ء میں ایل این جی اور کونسلے کے درآمدی حجم میں بالترتیب 19.6 فیصد اور 12.0 فیصد اضافہ ہوا۔

درآمدات میں 75.9 فیصد کے اضافے کی وجہ سے بھی درآمدات بڑھیں۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ بے ضابطہ طریقوں کے بجائے باضابطہ ذرائع سے درآمدات ہونا ہے اور یہ امر مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی میں پی ٹی اے کی جانب سے ڈوائس اینڈ اینٹی فکشن رجسٹریشن اینڈ بلاکنگ سسٹم (ڈی آئی آر بی ایس) متعارف کرانے کے بعد سامنے آیا۔³³

تاہم مشینری کے دیگر آلات کی درآمدات میں 27.5 فیصد کمی کے سبب بجلی کے آلات اور موبائل فون کی درآمدات میں اضافے کا ازالہ ہو گیا۔ اس زمرے کے جولائی تا فروری کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمی بڑی حد تک تعمیراتی صنعت سے متعلقہ اجزاء جیسے - سینٹ اور مٹی کو مولڈ کرنے والی اگلو مریشن مشینری، سینٹ کو کچلنے اور پیسنے والی مشینری، کولڈ اسٹیل شیٹس کی رولنگ ملز اور اسمبلی لائن کی تریسلی بیلٹ - میں مرکوز رہی۔ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں مشینری کی مجموعی درآمدات میں 1.2 فیصد کمی آئی۔

تعمیراتی سرگرمیاں دھیمی ہونے اور گاڑیوں کی پیداوار گٹھنے (باب 2) کے سبب ملک میں فولاد کی درآمدی طلب بھی پست رہی۔ جولائی تا مارچ فولادی اسکرپ اور تیار مصنوعات کے مجموعی درآمدی حجم میں 20.1 فیصد کمی آئی، اور ان اجزاء کے سبب درآمدی مالیت 15.1 فیصد گھٹ گئی۔

دریں اثنا، درآمدات پر اضافے کا دباؤ چند غیر توانائی اجناس جیسے کپاس، پام آئل اور دالوں کے سبب پڑا۔ جولائی تا مارچ کپاس کی درآمدی مالیت 34.9 فیصد بڑھی، اور یہ تمام اضافہ تیسری سہ ماہی میں بلند درآمدی حجم کی وجہ سے ہوا۔³⁴ درحقیقت مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں کپاس کے درآمدی حجم میں ہونے والا اضافہ مالی سال 08ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سب سے زیادہ تھا۔ دوسری جانب جولائی تا مارچ کے درمیان پام آئل کی درآمدات گذشتہ برس کی سطح پر رہیں۔ تاہم گذشتہ سال کے برعکس، ملائیشیا اور انڈونیشیا میں پیداواری کمی کے باعث دوسری سہ ماہی سے اب تک اس جنس کی اوسط عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا، جس کی وجہ سے اس کے درآمدی حجم میں ہونے والی تھوڑی سی کمی کا فائدہ بھی زائل ہو گیا۔

³³ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء کا باب 5 ملاحظہ فرمائیں۔

³⁴ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں کپاس کی عالمی قیمتوں میں سال بسال اوسطاً 0.6 فیصد اور جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران 15.5 فیصد کمی آئی (ماخذ: عالمی بینک)۔